51

نکاح پر نکاح کرنا

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام! ایک بچی جس کی عمر اندازے کے مطابق 11 سال تھی اس کا نکاح اس کے والد نے اس کی خالہ کے بیٹے سے کر دیا۔ بچی کی سگی ماں نہ ہونے کی وجہ سے والد نے بچی کو نکاح کے بعد اسی خالہ کے گھر ہی چھوڑ دیا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد لڑکی کا بھائی بڑا ہوا اور اسے لڑکی کے کہنے پر خالہ کے گھر سے لے گیا اور اپنی کفالت میں رکھا۔ بچی اپنے والد کے کئے گئے نکاح پر مطمئن نہ تھی کافی عرصہ بعد لڑکی نے اپنی رضامندی سے بھائی کی ولایت میں کہیں آگے نکاح کرلیا، کیوں کہ والد فوت ہو چکا تھا۔ اب بچی کے سابقہ نکاح کا (جو والد نے کروایا تھا) کیا حکم ہے؟ نہ خلع ہوا، نہ طلاق اور نہ ہی عدالتی تنسیخ!! کیا ایسے نکاح پر نکاح کرنا درست تھا؟ اب نئے نکاح سے لڑکی کے بچے بھی ہیں ان بچوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اگر والد نے گیارہ سال کی عمر میں اپنی بچی کا نکاح اپنی خالہ کے گھر کر دیا تھا اور بچی کو یہ نکاح پسند نہیں تھا تو وہ اپنا خیار بلوغ (بلوغت کا اختیار) استعمال کرتی اور اس کا اظہار کر دیتی، مذکورہ نکاح فسخ کروا کر نیا نکاح کرتی۔ نکاح پہ نکاح شرعاً باطل ہے۔ اب یہ لڑکی عدالت سے پہلا نکاح فسخ کروائے عدت گزارے اور پھر بھائی کی ولایت میں دوبارہ نکاح کرے، تاہم لاعلمی کی بنیاد پر پیدا شدہ اولاد کا نسب اور تعلق انہی

سے قائم ہو گا۔

1 کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جبری نکاح میں لڑکی کو اختیار دیا تھا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ "أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی، اور اس نے عرض کیا: اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ (لڑکی) راضی نہیں ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اختیار دیا۔“[1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

چونکہ مذکورہ لڑکی نے اس وقت خاموشی کے ساتھ اس کو برداشت کر لیا ہے اور اپنے عدم اطمینان کا اظہار نہیں کیا تو وہ نکاح برقرار ہے۔

2 اب اگر اس کا بھائی اس کو کہیں اور لے گیا اور اپنی کفالت میں دوسری جگہ نکاح کر دیا ہے، تو پھر بھی پہلا نکاح اپنی جگہ پر قائم ہے، پہلے نکاح میں خیارِ بلوغ کو بھی استعمال نہیں کیا گیا جو کہ بذریعہ عدالت ہوتا ہے گھر بیٹھے ایسا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا وہ عدالت میں جا کر کہے کہ مجھے یہ نکاح پسند نہیں ہے، عدالت اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔ صورتِ مسئولہ میں نہ تو نکاح فسخ ہوا، نہ ہی خلع ہوا اور نہ ہی اس کے پہلے شوہر نے اس کو طلاق دی ہے تو نکاح پر نکاح کرنا ناجائز ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ﴾

”اور خاوند والی عورتیں (بھی حرام کی گئی ہیں)۔“[2]

اس عورت کو چاہیے کہ وہ پہلا نکاح ختم کرے اور پھر بھائی کی ولایت میں دوسرا نکاح کرے۔ اس کا حل یہ ہے کہ فوری طور پر علیحدگی کروا دی جائے اور عدالت سے رجوع کیا جائے۔

جو دوسرے شوہر سے اس کی اولاد ہے، اس کے بارے میں ہم یہی کہیں گے کہ اس کی اولاد صحیح ہے، ان کو اس مسئلہ کا پتہ نہیں تھا ان کو عدم علم کا فائدہ دینا چاہیے بچوں کا نسب اسی کی طرف ہوگا۔

[1] سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، بَابُ مَنْ زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ، حديث:1875. [2] سورة النساء:24.

پہلے نکاح کو ختم کرنے کے لیے عدالت کی طرف رجوع کیا جائے۔ وہ خلع لے اور خلع لینے کے بعد از سرِ نو اپنے بھائی کی ولایت میں نکاح کروائے، پھر ہی یہ نکاح صحیح ہو سکتا ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماءِ کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبد العزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبد الکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبد الغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ